السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(زید نے اپنی لڑکی ہندہ کی عدم بلوغت کے وقت بکر سے شادی کرلی بعد بلوغت کے ہندہ راضی نہیں۔ ازروئے شرع شریف کیا فیصلہ ہے؟ (خیر الدین سنتال پرگنہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

ہندہ کو بعد بلوغت نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے۔

شرفیہ

یہ مسئلہ بھی ہمارے اصحاب میں رائج ہوگیا ہے۔ مگر جس حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ وہ حدیث خنساء بنت حرام کی ہے اس لئے کہ اس کا عدم بلوغ بوقت عقد نکاح ثابت نہیں بلکہ اس سے بوقت نکاح انکار وکراہتہ سے بلوغ ثابت ہے۔ پھر جملہ حالیہ وھی کارھتہ سے ثابت ہے وہ نکاح منعقد نہ ہوا تھا۔ معلق تھا۔ لہذا یہ استدلال فسخ باطل ہے۔ (ابوسعید شرف الدین دہلوی)

تشریح مفید

الجواب۔ حنفیہ کے نزدیک جب صغیرہ کا نکاح اس کا باپ یا دادا کردیوے تو بعد بلوغ کے صغیرہ کو فسخ نکاح کا اختیار باقی نہیں رہتا ہ اور اگر باپ یا دادا کے سوا کوئی اور ولی صغیرہ کا نکاح کردیوے۔ تو بعد بلوغ کے اس کو فسخ نکاح کا اختیار باقی رہتا ہے پس صورت مسئولہ میں حنفی مذہب سے یہ نکاح جائز ہے۔ اور اس لڑکی بالغہ کو بعد بلوغ کے فسخ نکاح کا اختیار نہیں خواہ اس نکاح سے وہ راضی ہو یا راضی نہ ہو چاہے شوہر کے یہاں اس کے گزر کی صورت ہو یا نہ ہو۔ کچھ بھی ہو چونکہ یہ نکاح کیا ہوا باپ کا ہے۔ اس وجہ سے لازم ہوگیا۔ اب لڑکی کی منظوری وناراضی سے فسخ نہیں ہوسکتا۔ اور اہلحدیث کے نزدیک جب صغیرہ کا نکاح باپ یا دادا یا کوئی اور ولی کردیوے۔ تو وہ صغیرہ بالغ ہوکر اس نکاح سے راضی نہ ہو۔ تو اس کو فسخ نکاح کا اختیار باقی رہتا ہے۔ چاہے وہ اپنے نکاح کو فسخ کرے یا باقی رکھے۔ پس صورت مسئولہ میں حدیث کی رو سے اس لڑکی کو بالغ ہونے پر اختیار ہے۔ چاہے اپنے اس نکاح کو فسخ کرڈالے۔ یا باقی رکھے اور یہی بات حق ہے۔ اور حنفیہ کا جو مذہب اوپر بیان ہوا ہے۔ اس کی کوئی دلیل صحیح نہیں ہے۔ بلوغ المرام میں ہے۔

عن ابن عباس ان جاریة بکرا اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ان اباہا زوجہا وہی کارہتہ فخیرہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رواہ احمد وابوداود وابن ماجة سبل السلام ص 67 ج 2) میں ہے۔

فالعلة کراہتہا فعلیہا علق التخیر لانہا المذکورة فکانہ قال صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت کارہتہ فانت باخیار وقول المصنف انہا واقعة عین کلام غیر صحیح بل حکم عام لعموم علة فاینما وجدت الکراہتہ ثبت الحکم وقد اخرج النسائی عن عائشة ان قتادة دخلت علیہا قالت ان ابی زوجنی من ابن اخیہ یرفع فی خیسہ وانا کارہتہ قالت اجلسی حتی یاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فارسل الی ابیہا فدعاہ فجعل الامر الیہا فقالت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجزت ما صنع ابی ولکن اردت ان اعلم النساء ان لیس لاباء من الامر شیئ والظاہر انہا بکر ولعلہا البکر التی فی حدیث ابن عباس وقد زوجہا ابوہا کفوا ابن اخیہ وان کانت ثیبا فقد صرحت انہ لیس مرادہا الا اعلام النساء انہ لیس لاباء من الامر شی ولفظ النساء عام للثیب والبکر وقد قالت ہذہ عندہ صلی اللہ علیہ وسلم فاقرہا علیہ والمراد ینفی الامر من الاباء نفی التزویج للکارہتہ لان السیاق فی ذلک فلا یقال ہو عام لکل شی انتہی ما فی السبل ص 67 ج 2 حررہ محمد علی ت نجابی فیروزپوری عفی عنہ (فتاویٰ نذیریہ جلد 2 ص 164)

---

1 ۔ رواہ احمد وابوداود وابن ماجة قال الحافظ فی بلوغ المرام واعل بالارسال انتہی وقال فی للسبل واجیب عنہ بانہ رواہ ایوب بن سوید عن الثوری عن ایوب موصولہ وکذلک رواہ معر بن سلیمان الرقی عن زید بن حبان عن ایوب موصولا واذا اختلف فی وصل الحدیث وارسالہ فالحکم لمن وصلہ قال الصنف الطعن فی الحدیث لا معنی لہ کان لہ طرقا یقوی بعضہا ما بعضہا انتہی (ابوسعید محمد شرف الدین عفی عنہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 197